سوال

ں کا نام ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اہل سنت والجماعت کے ہاں ایمان کی تعریف کیا ہے اور کیا ایمان میں کمی بیشی ہوتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

والجماعت کے نزدیک ایمان دل کے ساتھ تصدیق، زبان سے اظہار اور اعضا کے ساتھ عمل کرنے کا نام ہے، ایمان مندرجہ ذیل تین امور پر مشتمل ہے۔

★اقرار بالقلب''دل کے ساتھ اعتراف۔ ★نطق باللسان''زبان سے شہادت'' ★عمل بالجوارح''اعضا کے ساتھ عمل۔''

ریف جب یہ ہے، تو اس میں کمی بیشی ہوسکتی ہے کیونکہ دل کے ساتھ اعتراف کے درجات مختلف ہوسکتے ہیں۔ کسی خبر کا اقرار اس چیز کے اقرار کی طرح نہیں ہوسکتا جس کا بندے نے خود مشاہدہ کیا ہو، اسی طرح ایک آدمی کی خبر کا اقرار اس خبر کے اقرار کی طرح نہیں ہوسکتا جسے دو آدمیوں نے بیان کیا ہو، ا

بِ أَرِنى كَيفَ تُحىِ المَوتىٰ قالَ أَوَلَم تُؤمِن قالَ بَلىٰ وَلـٰكِن لِيَطمَئِنَّ قَلبى... [٢٦٠](#)... سورة البقرة

رہ کرے گا، اللہ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر ایمان نہیں رکھتے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، لیکن (میں دیکھنا) اس لیے (چاہتا ہوں) کہ میرا دل اطمینان کامل حاصل کرلے۔''

ار، طمانیت اور سکون کی وجہ سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور اسے انسان خود بھی محسوس کرتا ہے، مثلاً: جب وہ کسی مجلس ذکر میں ہو اور اس میں وعظ و نصیحت اور جہنم و جنت کا ذکر خیر ہو تو بندے کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور انسان یوں محسوس کرتا ہے گویا جہنم و جنت کا وہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہا۔

بان میں اضافہ ہوتا ہے کہ جو شخص دس بار اللہ کا ذکر کرے، وہ اس شخص کی طرح تو نہیں ہوسکتا جس نے سو بار اللہ کا ذکر کیا ہو، پہلے کی نسبت اس دوسرے شخص کے ایمان میں بدرجہا اضافہ کی حال ہے۔ اسی طرح جس شخص نے عبادت کو بہت کامل طریقے سے ادا کیا ہو اس کا ایمان اس شخص کے ایمان سے

جَعَلنا أَصحـٰبَ النّارِ إِلّا مَلـٰئِكَةً ۙ وَما جَعَلنا عِدَّتَهُم إِلّا فِتنَةً لِلَّذينَ كَفَروا لِيَستَيقِنَ الَّذينَ أوتُوا الكِتـٰبَ وَيَزدادَ الَّذينَ ءامَنوا إيمـٰنًا... [٣١](#)... سورة المدثر

، فرشتوں) کا شمار کافروں کی آزمائش کے لیے مقرر کیا ہے اور اس لیے کہ اہل کتاب یقین کریں اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو۔''

مزید فرمایا:

وَإِذا ما أُنزِلَت سورَةٌ فَمِنهُم مَن يَقولُ أَيُّكُم زادَتهُ هـٰذِهِ إيمـٰنًا ۚ فَأَمَّا الَّذينَ ءامَنوا فَزادَتهُم إيمـٰنًا وَهُم يَستَبشِرونَ [١٢٤](#) وَأَمَّا الَّذينَ فى قُلوبِهِم مَرَضٌ فَزادَتهُم رِجسًا إِلىٰ رِجسِهِم وَماتوا وَهُم كـٰفِرونَ [١٢٥](#)... سورة التوبة

، نازل ہوتی ہے تو بعض منافق (استہزا کرتے اور) پوچھتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے کس کا ایمان زیادہ کیا ہے، تو جو ایمان والے ہیں ان کا تو ایمان زیادہ کیا اور وہ خوش ہوتے ہیں اور جن کے دلوں میں مرض ہے ان کے حق میں خبث پر خبث زیادہ کیا اور وہ مرے بھی تو کافر کے کافر۔''

صحیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مارَأَيتُ مِن ناقِصاتِ عَقلٍ وَدِينٍ أَذهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الحَازِمِ مِن إِحدَاكُنَّ» (صحيح البخاري، الحيض، باب ترك الحائض الصوم، ح: ٣٠٤)

نے دین اور عقل میں ناقص تم عورتوں سے زیادہ اچھے بھلے آدمی کی مت مارنے والا کسی کو نہیں پایا۔''

ہوا کہ ایمان میں اضافہ اور کمی ہوسکتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایمان میں اضافے کا سبب کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایمان میں اضافے کے کئی اسباب ہیں، مثلاً:

اس کے اسماء و صفات کے ساتھ معرفت: انسان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے اسماء و صفات کے بارے میں جس قدر زیادہ معرفت حاصل ہوگی، اسی قدر بلاشک و شبہ اس کے ایمان میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اہل علم جنہیں اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا وہ علم ہے جو دوسروں کو نہیں ہے تو ا

ونی و شرعی نشانیوں پر غور کرنا: انسان اللہ تعالیٰ کی ان نشانیوں پر، جو اس کی مخلوقات ہیں، جب بھی غور کرتا ہے تو اس کے ایمان میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَفِى الأَرضِ ءايـٰتٌ لِلموقِنينَ [٢٠](#) وَفى أَنفُسِكُم ۚ أَفَلا تُبصِرونَ [٢١](#)... سورة الذاريات

ں کے لیے زمین میں (بہت سی) نشانیاں ہیں اور خود تمہارے نفوس میں بھی ہیں، تو کیا تم دیکھتے نہیں؟''

ں مضمون کے متعلق اور بھی بہت سی آیات کریمہ ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کائنات پر غور و فکر کرنے سے انسان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔

ن جب کثرت سے اللہ تعالیٰ کی طاعات بجا لاتا ہے تو اس سے اس کے ایمان میں اضافہ ہوتا رہتا ہے، خواہ یہ طاعات قولی ہوں یا فعلی، ذکر ایمان کی کمیت و کیفیت میں اضافہ کرنے کا باعث ہے، اسی طرح نماز، روزہ اور حج سے بھی ایمان کی کمیت و کیفیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

ں کے برعکس ایمان کو نقصان پہنچانے والے اسباب حسب ذیل ہیں:

للہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کے بارے میں جہالت ایمان میں کمی کا موجب ہے، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کے بارے میں انسان کی معرفت میں کمی ہوگی تو اس سے خود بخود اس کے ایمان میں بھی کمی واقع ہوجائے گی۔

غوروفکرنہ کرنا : اللہ تعالیٰ کی کونی وشرعی نشانیوں میں غوروفکرنہ کرنا بھی ایمان میں کمی کا سبب بنتا ہے یاکم ازکم اس سے ایمان جامد ہوجاتا ہے اور نشوونما نہیں کرپاتا۔

؛گناہ کے دل اورایمان پرگہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں، اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«لَایَزْنِي الزَّانِي حِیْنَ یَزْنِي وَہُوَمُؤْمِنٌ» (صحیح البخاري، الحدود، باب الزنا وشرب الخمر، ح : ٦٧٧٢ وصحیح مسلم، الایمان، باب بیان نقصان الایمان بالمعاصی... ح : ٥٧)

ب زنا کرتا ہے تووہ مومن نہیں رہتا۔''

ن : ترک طاعت بھی ایمان میں کمی کا سبب ہے۔ اگر طاعت واجب ہواوراس نے عذر کے بغیر اسے ترک کیا ہو تویہ ایک ایسی کمی ہے جس پر اسے نہ صرف ملامت کی جائے گی بلکہ سزا بھی دی جائے گی اوراگر اطاعت واجب نہ تھی یا واجب توتھی مگراس نے اسے کسی شرعی عذر کی وجہ سے ترک کیا تویہ ایک ایسیٰ

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ40

محدث فتویٰ